بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

آنانکہ گشت کوچۂ جانان مقام شان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ثبت است بجریدۂ عالم دوام شان

قیمت از معاونین

قادیان میں ہے

گورنمنٹ ہند بیلے

نمبر ۳۴

مورخہ ۴ شعبان ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے احمد دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ کس

افریقہ مصر

ذوق کی باتیں

۱۔ یہ باتیں اس سلسلہ میں ہم کبھی کبھی ناچیز الحکم اخبار میں درج کیا کرتا ہے۔ مکھی بظاہر ایک حقیر چیز ہے۔ شہد کی مکھی میں زہر بھی ہوتا ہے مگر جب یہ مکھیاں مل کر کام کرتی ہیں تو اون کی محنت کا نتیجہ شہد ہوتا ہے جسے رب العالمین نے شفاءٌ للناس فرمایا ہے۔ جب زہریلے جانوروں کے مل کر کام کرنے سے شہد بنتا ہے تو کیا اشرف المخلوقات بنی آدم کے مل کر کام کرنے کا نتیجہ برا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

۲۔ ایک رات کو پونے بارہ بجے کے قریب تقاطر ہوا لوگ ہر بڑا کر اٹھ بیٹھے اور میں نے دیکھا کہ بڑی جلدی سب اپنے اپنے بستر لپیٹ اندر جانے لگے اوسوقت مجھے خیال آیا کہ یہ سرعت محض اس لئے ہے کہ دامن تر نہ ہو جائے۔ مگر آہ انسان کو تردامنی کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور اس سے اپنے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۳۔ علامہ نور الدین کو اللہ نے اپنے مسیح کی خلافت کے لئے چن لیا۔ اس میں ستر کیا ہے۔ وہی جو ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے انّ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض فرمایا ہے۔ عمل صالح کئی قسم کے ہے۔ بعض کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اس کا نفع ونقصان بھی اسی تک محدود ہے۔ بعض کا تعلق اپنی اہلبیت سے ہے۔ سو اس کا اثر بھی چند اشخاص تک محدود رہتا ہے بعض کا تعلق اپنی قوم سے ہے اور بعض کا غیر اقوام سے بھی اور تو مجھ میں کچھ نہیں مگر یہ ضرور تھا کہ میں نے بلا کسی تخلل کے تمام جہان کے لوگوں سے ہمدردی کی ہے اور اون کی نفع رسانی اور بہتری و بہبودی میں کبھی کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا سو اس کا اجر مجھے یہ ملا۔ میں نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے کئی لوگوں کو بڑے بڑے خرچ دیکر پڑھایا مگر وہ پڑھکر میرے مطلب کے ثابت نہ ہوئے آخر خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا اور کئی انگریزی و عربی و سنسکرت و عبرانی دانوں کو میرے تابع کر دیا۔

۴۔ "وحدہ لاشریک" خدا کی شان ہے جو اپنی ذات و صفات و افعال میں بے مثل ہے ان صفات کا پرتو کسی کسی جزوی امر میں اس کے خاص بندوں پر پڑتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہی کے مظہر تھے۔ یعنے خدا کا چہرہ اور اس کی سب صفتوں کا جلوہ اس پیارے نبی کے وجود کے آئینہ میں نظر آتا تھا۔ پھر جس نے نبی کریم کو دیکھنا تھا اس نے اسے مسیح موعود کے مبارک وجود میں دیکھا

(ب) مولوی نور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف ایک دفعہ ایسے وقت میں کیا جب کہ کوئی اور طواف نہیں کر رہا تھا۔ گویا مولویصاحب کہہ سکتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کی عبادت ایسے وقت میں کی جبکہ اس میں کوئی شریک نہ تھا۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور کسی عبادت کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ممکن بلکہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی اور بھی صدقہ، صلوۃ، صوم وغیر ذالک نیکیوں میں شامل ہو۔

۵۔ اللہ نے عربی میں قرآن شریف کیوں نازل کیا؟ [illegible] پیدا ہے کہ جناب رسالتمآب سے پہلے ہر نبی کا تعلق ایک محدود علاقہ کی خاص قوم سے ہوا کرتا تھا۔ لیکن حضرت نبی العالمین کا تعلق سارے جہان کی مختلف زبان والی قوموں سے تھا اس لئے اللہ نے ام الالسنہ میں کلام نازل کیا جو بہ اعتبار اپنی وسعت و فصاحت کے تمام جہان کی زبانوں کے اصلوں پر حاوی ہے۔

۶۔ خلیفۃ الامام نے الم تر الی الذین نھوا عن النجوی پر تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا۔ کہ خفیہ کمیٹیوں والے کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر اسی ضمن میں فرمایا کہ میں اتنے سال حضرت کی صحبت میں رہا ہوں مگر آپ نے کبھی ایک سکینڈ کے لئے بھی تخلیہ نہیں کیا۔ ان کے بیٹے اور دوسرے گھر والے مرد۔ اور تم سب بیٹھے ہو۔ کوئی تم میں نہیں کہہ سکتا کہ کبھی ایسا اتفاق ہوا ہو۔ بلکہ آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی آگے بات کہتا تو آپ اس کے ساتھ باتیں کرتے اتنی بلند آواز سے بولنے لگتے۔ کہ کوچہ میں چلنے والے بھی سن لیتے۔ یہ اون کے کامل مومن اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔

اطلاع

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔)

دار الامان

حضرت امیر المومنین نے ہر جمعہ کو رکوع یا رکوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپ نے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خداتعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جس میں جناب کی وہ نظمیں درج ہیں جو آپ نے بدو شباب میں لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لذت حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنایا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں موجود ہے۔

افسوس

باوجود اس کے کہ ایک ماہ قبل اطلاع دی گئی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہوں نے اجازت دی اُنہی کو وی۔پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی کئے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہی ہیں۔ انصاف !!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع

نکاح کے متعلق صرف اُس خط کی تعمیل ہو سکیگی۔ جس کے ساتھ مہر کے ٹکٹ ہر دفعہ ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے آیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے

ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے موجود سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں اُمید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھیں گے۔ اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورتِ نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر مظفر گڑھ اور سانوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار او

صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی عائتی قیمت فی تولہ صہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے

مینجر بدر

رسید زر

۱۳ اگست ۱۹۰۸ء		۱۷ اگست ۱۹۰۸ء	
عبد الحکیم صاحب ۳۰۴	للعہ	شاہ محمد صاحب نمبر ۸۱۳	عہ
دولت علی صاحب ۲۰۶	عہ/۱۲	دولت خان صاحب ۱۶۹۴	عہ
طالب علی خان صاحب ۲۰۷۷	عہ	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۴	للعہ
مدد علی صاحب ۱۱۴۰	صہ	چراغ دین صاحب ۱۹۱۷	عہ
مراد علی صاحب ۱۰۵۴	عہ	سر بلند صاحب [illegible]	للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴	عہ	غلام محمد صاحب ۹۴۹	للعہ
نظام الدین صاحب ۱۸۱۴	للعہ	محمد بخش صاحب ۷۴۷	عہ
عبد الرحمن صاحب ۸۲۲۷	للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲۵	عہ
محمد شریف صاحب ۹۴۳۶	عہ	محمد عثمان صاحب ۶۰۵	عہ
نور الدین صاحب ۱۸۸۶	عہ	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۴۷	عہ
امام الدین صاحب	عہ	احمد خان صاحب ۱۴۶۷	عہ
محمد فضل صاحب ہریان	عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲۲	ہے
غلام حیدر صاحب ۱۶۸۷	۸	عبد الحکیم صاحب ۱۶۸۱	عہ
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۱۱	عہ	محمد فاضل صاحب ۱۰۲۷	ہے
فضل کریم صاحب ۵۴	للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۸۴	عہ

نوم را قشاند وسگ بانگ مے زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ ہی اپنی نت نئی رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخدا ترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب! ناظرین اخبار کی ضیافت طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفر نگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہوگیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبد الخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر نگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک اور ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے۔ جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہوجاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبد القیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگائے"

اس مظفر نگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ بین بخش وکیسی نیٹر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی میں نے دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر میں جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے بین بخش کا مدعا اس پرتزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہوجاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر ایک بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ بین بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا اوس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کرکے ناظرین کو لطف اوٹھانے کا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت کے مملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت واصلیت کے قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہوبیٹھے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور اون کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے بھی دعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کرسکیں۔

اے ظالمو! ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب و چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کردیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قایم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالیٰ ہی کا قایم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہوسکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم مع اوس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اوسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے ہم تو تم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد۔ اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام موجودہ مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر

امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر

ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتا کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر

جبکہ ہر شے ملک ہے تیری مرے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر

کام دیتی ہے عصا کا آیت لا تقنطوا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر

بیکسی میں رہزن رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاع صبر و طاقت ہوگیا زیر و زبر

رسید زر

یکم اگست ۱۹۰۸ء
دلاور خان ۲۰۴۲ عہ
محمد عمر خان ۱۵۷ عہ
۵ اگست سید احمد ۱۱۷۵ عہ

۶ اگست
اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۶ للعہ
فرزند علی شاہ ۱۷۵ ہے
۷ و ۸ اگست سید محمد حشمت نواز ۱۵۶۶ عہ
الٰہی بخش فیروزدین ۵۶۵ عہ

کمیاب ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کر لے۔ جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے۔ تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہائت زور سے دُعا مانگنے کے بعد الہام ہُوا۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعا کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہُوا کہ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اے لوگو اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہُوا۔ کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہُوا۔ کہ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اوس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بُت پرستی ہے۔ بُت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہوگیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالےٰ فرمائے کیا اُنکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ اس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہوکر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرمانبردار ہوں بھی تو دکھ درد اور تکلیف کیوقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو۔ تو تمام عاجز آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز۔ اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرم لازم آئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انما اموالکم واولادکم فتنة اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے

جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بُرا مناتا ہے۔ وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اوس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے۔ کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز۔ روزہ بھی کسی کے کام کے نہیں۔ حضرت ایوبؑ کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالےٰ سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے غلام دئے ہیں۔ نوکر چاکر دئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اونکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے۔ مگر پھر بھی حضرت ایوبؑ نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے اس پر اس کے غلام بھی مر گئے پھر اونہوں نے صبر کیا یہاں تک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہوگیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جزام ہوگیا یعنے کوڑھ ہوگیا پھر بھی اونہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اون کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے۔ تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتویٰ بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشا کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کردو۔ تو وہ جائز ہے پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اسکی جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

اب میں جو کچھ خدا کیلئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہئیے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر ۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنیں ابھی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہوں سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زرین کالموں میں شائع فرما کر مجھے مشکوری کا موقع دیگا سب سے اول تو یہ بتلاتی ہوں کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر با اہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی میں شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بھی اعلیٰ ہے۔ مگر چند ایک مضامین ایسے ہیں جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں اگرچہ میری معزز بہنوں کو ناگوار گذرے مگر میں اون کی ناراضگی سے نہیں ڈرتی۔ کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ آمدم برسر مطلب۔ سب سے اول بیگم صاحبہ جنجیرہ جشان کا مضمون سیر یوروپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کردیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بھی آزادی کی ترغیب مستورات میں پھیلائی تو خبر نہیں کیا انجام ہوگا۔ وہ اپنے قیمتی سفرنامے میں لکھتی ہیں کہ جہاز پر مسز گھر کھیلے سے بھی پہچان ہوگئی اونہوں مجھ سے

پوچھا کہ پردہ سے الگ کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گران گذرتا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہوں۔ مسٹر گھو کھلے نے مسٹر رومیش چندر دت سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہیں یہ ہیں مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غیرت بالکل مفقود ہو گئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہیں تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس صد افسوس بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زرین اصول (پردہ) کو بیہودہ اور لغو ٹھیرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر گو کھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو یہی مسلمانی ہے۔

وائے بر من وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واہیات سفرنامے چھاپکر عصمت کے فرقہ اناث کو کیا فائدہ پہونچائیگا۔ پھر آگے لکھتی ہیں۔ کہ اگنبوٹ کی زندگی نرالی ہے۔ کھانا کھاکر ٹہلنے لگے تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھ کر خوش گپیاں اڑائیں۔ پادری صاحب نے اوپر والے کمرہ میں انجیل کا وعظ کہا ہم بھی موجود تھے مسلمانوں کی حالت زار پر کہاں تک افسوس کیا جاوے رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ فقط رہ گیا دین کا نام باقی۔ مردہ مذہب والے پادری جہازوں میں بھی اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو برعکس اس کے جب بافراغت پیسہ ملا یاد خدا پابندی مذہب سے غافل ہو کر خوش گپیوں میں مستغرق ہو گئے۔ آگے ایک مضمون خاتون پٹنہ کا ہے جسمیں اس نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو ہمیں سے صاف رکھا جاوے جو کہ زبان عربی سے لاپرواہی اور نفرت کا اظہار ہے اور اس خوش نما گلدستہ قدرت پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہوں نے عربی کو از سر نو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر اون کے مبارک خیالات کو کا یہی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور

شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے میں بھی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجھے غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدق دل اور سچی تڑپ سے تردید کروں۔ جو کہ انشاء اللہ علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔ پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل ایڈیٹرہ یوں درفشانی کرتی ہیں۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تھے۔ بہنیں شالامار باغ میں آکر ٹہلتی تھیں۔ بیبیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشوں پر بہنوں کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں سے فائدہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا کونسے عمدہ لکچر اور وعظیں ہوئیں۔ کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشوں پر ٹہلے تو بن کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تو آپ نے ادنی سے لیکر اعلیٰ اور جاہل سے لیکر عالم کے دل میں سچی تڑپ ڈال گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الٰہی کے آرام نہیں ملتا۔

ہاں پھر آگے لکھا ہے کہ جب سے دلی آئی ہوں ان جلسوں کا نام و نشان نہیں مگر اب مس سہراب جی کی بدولت ایک کلب کھل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر بھی بن گئی ہیں۔ بھلا ان کلبوں سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بھی مسوں سیموں کی طرح آزادی پسند ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو قید خیال کرنے لگیں گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بھلا یہ کلب اور انجمنیں کیا فائدہ دے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ الٹے نقصان پہونچیں گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو ہوش والے کی دوائیں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔ دوائی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتلا گیا ہے یہ ہیں۔ اسلامی پرچوں کے حال سے

گر ہمیں مکتب است ہمیں ملان۔ کار طفلان تمام خواہد شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم و بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی مستورات میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر ایڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کر کے مجھے مشکوری کا موقع دیں گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیروی مقیم حال جام پور

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں میں کچھ تھوڑا تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے اون کے پاس بھیجدینے کا ذمہ دار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کے لئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ موچی دروازہ لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس کے آیا کرتے تھے وہ سب میں نے جمع کئے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو اون سے بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا ہوا ہے احمدیوں کی طرف سے آریوں کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کو کیا فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیا غور فرمائیں گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس عرصہ میں جبکہ احمدیوں نے آریوں کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روک رکھا آریوں نے احمدیوں کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے اگرچہ اب آریہ ابھی ایسے معاملات میں نہیں پڑے مگر آریوں کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار میں جالندھر سے شائع ہوتا ہے کمینہ پن سے باز نہیں آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ میں جو اگست ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ہے ایک مضمون مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیوں کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکیں لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلاء کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے میں کم از کم ان جہلاء سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دیں۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدھوں کی طرح بیوقوف نہیں ہو گئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کریں گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرماویں۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب اور اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہیں آتی جو انہوں نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دھرم ویر پنڈت لیکھرام اور ان کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار میں ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مرزائی دل و جان سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیک کے سرمایہ کے ذریعہ سے آمادہ ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ ایڈیٹر صاحب نے کہاں تک جھوٹ سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور پھر مرزائیوں کو جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام میں داخل نہیں ہیں تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہیں جس میں تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلیں پیش کرتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بنا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کر کے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہیں یا قوی میں نے رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ اونہوں نے ان سب دلائل کو جو اون میں درج ہیں رکیک کہہ کر ٹالدیا جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہوں نے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ میں ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکے ہیں اس جگہ دوہرانہ کو تحصیل الحاصل سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اون کو دوبارہ پیش نہیں کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں اس لئے اس بات کا امیدوار ہوتا ہوں کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماویں گے تاکہ میں پھر کچھ عرض کر سکوں۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں وہ پیشگوئیوں کو صحیح و مستند نہیں سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدھے کیطرح شور ڈالے وہ کیوں کر مان سکتے ہیں کہ خدا بھی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی رمّال کی پیشگوئیوں سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آئندہ کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کن واقعات کو مدنظر رکھکر کی گئی تھیں۔

اليوم يوم العيد والعيد اقرب۔ اور یہ کیوں کہا گیا تھا۔

الا اے دشمن نادان و بیراہ
بترس از تیغ برّان محمد

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار میں تیرا پرچہ نکلتا ہے۔ میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض میں گرفتار تھا۔ کاش! نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتیں ہیں ان کی تکفیر اچھی نہیں۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلوار لیکر اس مکفر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا۔ جس نے خدا کی باتوں کی سخت توہین کی تھی پھر تو کیوں گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہر احمدیوں کو اس کی چنداں ضرورت نہ ہوگی۔ کہ مرزا صاحب کی روح بہشت میں جائے گی یا دوزخ میں مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دوکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہیں سمجھتا کہ بحث اس بات میں کی جاتی ہے جس میں کچھ اختلاف ہو۔ جو دوزخ و بہشت کے قائل ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ احق بالجنۃ خدا کے مامور و مرسل اور نبی ہوتے ہیں تو جب ہم سب انکو خدا تعالی کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کیطرح ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیسکتا۔ نہیں وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشاء کے مطابق ۶۸ سال تک تبلیغ کر کے اسی مالک کو جاملا۔ جس شخص نے خدا کی راہ میں جان دیدی۔ اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا کہاں۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کر دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی اصلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہیں ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہیں پا سکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالے پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آریہ منش یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون میں کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تھا۔ اس لئے میں نے لکھدیا ہے والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے میں اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہوں جو البدر میں غلط بلکہ پُر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو معہ ترجمہ شائع کر دیں ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دیں (ا) واذکر اسم ربک و اذکروا اللہ کثیراً المطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلِمَ لایجوز الذکر بخدا خدایا ایزد یزدان ۔ گاڈ گاڈ ۔ پرمیشر ۔ اوم ۔ ایشور ۔ اعنی بالالسنۃ العجمیۃ وایضاً بالصفات التی ما جاء فی کلام الحق۔

(ب) ولِمَ قال العطار رح ۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً ۔ وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ۔ فبیانہ فی کلام اللہ تعالیٰ وکلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہا من الاذکار المسنونۃ۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللہ) علی حرکۃ مضغۃ القلب او علی نقش فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنۃ النبویۃ ۔ فہذا تفسیر بالرائی او بدعۃ بلاشبہۃ ۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد ۔ ۱۲ مشکوٰۃ

(د) والذکر بالتنفس او الحرکۃ النبضیۃ او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا رد۔

(ہ) وقال السید الجیلی رض فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶ ۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملاً وعبادۃ کما قال اللہ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم وقال والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع غیرہما وبہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والغوثیۃ ۔ ثم قال ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲ فاعتبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ والکلمات الغیر المسنونۃ من الصلوٰۃ والاذکار والوظائف والذکر المسنون ہو الذی جاء فی الاحادیث الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس منی شیء والا فاروہا۔

(و) واما جاء فی الحدیث ۔ حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ فلیس فیہ ان یحمل علی حرکۃ القلب او النبض اللہ اللہ وتکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ مکرراً او ہو عبارۃ نداء السفی المصائب بحذف حرف المنادی او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یمیل علیہ اعراب رفعہ کما فی الآیۃ الکریمۃ ۔ قل اللہ ثم ذرہم ولایعلم النقشبندیۃ بہذہ المعانی والا فاین تفسیرکم وعلی التعاویذ

فذکرکم بہذہ الکوائف بدعۃ لاشک فیہا وقد قال النبی صلعم فی حقہا فہو رد فاین القبول ۔ (ز) والاحمدیون لاینکرون ذکر اللہ بل علمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال ۔ علی ما جاء فی السنۃ وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰۃ علی رسول اللہ صلعم۔

(ب) قد تعودوان الذکر علی مضغۃ القلب ۔ ۔ ۔ بحکم ادعوے نبوۃ ولا نبی بعدہ ؟

(ج) والمسیح لایدعی النبوۃ التشریعیۃ اما النبوۃ بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتاب والسنۃ واقوال المشائخ علیہم الرحمۃ۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللہ (ہ) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبۃ ہذہ الرسالۃ قد کتبت فی رسائل اخبار اتنا الا النادر فجوابہ یکتب فی البدر احیاناً ۔ ۱۲

اب میں عبد الرسول مجیب کا جواب لکھتا ہوں وباللہ استعین

(ق) مطلق اور مجمل میں ذکر منحصر نہیں اور نہ ان میں انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہیں مطلق او مجمل میں او تفصیل کے لئے ہے او فی الجزء شک او ابہام او تفصیل متعین ۔ جیسے آیۃ وامسحوا برءوسکم میں شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہیں اور اس بنا پر مسح ایک شعر کا بھی کافی کہتے ہیں اور حنفی اس کو مجمل بتاتے ہیں اور سنت النبی کو جو ربع راس میں وارد ہے اس کا بیان و تفسیر ٹھیراتے ہیں ویسے ہی ہم نے دونو احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللہ کے بابت بیان کئے ذکر مامور بہ کے مطلق ہونے کو رد کر دیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے امر و مامور کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی اردو ہندی وغیرہ زبانوں میں حمد خدا تعالیٰ کی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے اور ذکر نہیں ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ مامورات لسانی بھی بدون عربی ناجائز ہوئے کیونکہ ان کے نزدیک الفاظ السنہ عجمیہ کا بوجہ امر و مامور عربی ہونے کے احتمال ہی نہیں۔

(ق) وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ وسنتہ بہت تفریع بے تعلق ہے الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملاً کی جزاء فبیانہ فی کلام اللہ ہے اور وہو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰۃ مثال ہے ۔ واذکروا اللہ کے اجمال میں اور واذکر اسم ربک کی تفصیل کلام اللہ وکلام رسول اللہ کا مسنونہ ہے اگر یہ ہے آپ کے فہم اور علم ادب پر میری تحریر پر وہ اعتراض کئے دونوں ہی علم اصول اور علم ادب سے ناواقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہیں۔

(ق) (ا) ہم محمدیوں کو انہی اسماء حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسماء حسنیٰ کتب حدیث میں مفصلاً مروی ہیں

(ج) پھر تم کیوں ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ میں نہیں جیسے تحریک مضغہ قلب مثل لفظ اللہ حضور ع م نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی با تحمید یا تکبیر یا تہلیل اور ذکر صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو گیانہ طریقہ کا۔

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت ہے بغیر وضو ناپاک جگہ چلا کر منع ہے

(ج) ذکر اللہ میں یہ قیدیں کہاں سے لگا لیں ۔ وکان رسول اللہ یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہیں ۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ میں ہے ۔ جیسے سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

(ق) ج الا فی الجسد مضغۃ لو صلحت صلح الجسد کلہ ...... صقالۃ القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ۔

(ج) حضرت اپنی ہی کتابیں دیکھو قلب کو لطیفہ ربانی لکھا ہے یا یہ مضغہ جسمانی صقالتہ اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کر دیتی ہے اور جو اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال الٰہیہ وصفات رحمانیہ سے اور اوراد ہی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کو لنوا مع الصادقین پر عمل کر کے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ بار تکرار اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب میں ذکر اللہ کو لفظ اللہ سے مختص کرنا آپ کے نحوی ہونے پر خوب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اوصاف الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنہیں اسماء حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہیں ۔ ذکر اللہ نہیں ہے ؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل اور تسبیحات سے نہیں ہوتا؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ باین لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ و ربک فکبر کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے باختلاف ہے ۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جاءت

فی القرآن والاحادیث۔

(ق) ذکر بالنفس کا بیان واذکر اسم ربک فی نفسک آہ

(ج) اس نفس سے مراد وہ نفس لینا جو بین الحاجبین یا عند السرہ ہے تفسیر بالرائی اور بدعت مردودہ ہے ورنہ کلام وحی رسول معظم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال کر دکھاؤ۔

(ق) حضرت سید جیلانی ہمارے پیشوا ہیں انکا ہمارا کوئی طریقہ بخلاف کتاب و سنت نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ غیر مسنونہ نقشبندی حضرات نقشبندیہ میں مروج ہے۔

(ج) پیر ہمارا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کتاب و سنت میں کہاں ہے اور صرف اللہ اللہ بغیر ذکر الصفات معہ اور بلا تعظیم تحمید۔ تکبیر۔ تسبیح۔ تہلیل یا تحریک مضغہ قلبیہ کہاں ہے۔ اور کیف الصلوۃ علیک یا رسول اللہ فقال اللہم صل علی محمد و علی آل محمد۔ پر عمل لطیفہ وظیفہ سوائے قعدہ اخیرہ نماز آپ میں کہاں ہے اور تصور شیخ جو تمہاری کتابوں میں صریحاً لکھا ہے وہ کتاب و سنت میں کہاں ہے آج تمہارے یہ معنے کر رابطہ سے مراد اتباع شیخ ہے اور یہی تصور شیخ ہے اور رابطہ کی تفسیر یہ ہم کیسے کوئی مان سکتا ہے جب تک تم اپنے مشائخ کی کتابوں سے تصور شیخ کی یہ سند نہ دکھاؤ۔ کیا تم اس طریقہ کے واضع ہو۔

(ق) تحذیر اور ندا کو ایک بنا دیا۔ اے میاں تحذیر میں محذر منہ سے ڈرانا اور محذر کا تصور ہوتا ہے اور ندا میں منادی کو بلانا

(ج) ہم نے حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ کے احتمالات بیان کرتے ہوئے تحذیر اور ندا میں اور حالطفہ ذکر کر کے الگ الگ کیا ہے خود تمہارے المجددین ہی نے لکھا ہے ان اعراب نصب کا ذکر نہیں کیا جسکی ضرورت نہیں تھی۔ اگر محذر منہ سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالی سے ڈرانا اور اس کے غضب سے دور کرنا مقصود نہیں پھر تقوے کے کیا معنے ہیں اور فاتقوا اللہ کی تفسیر کیا ہے۔ باب تحذیر میں بتقدیر اتق دیکھ لیتے تو یہ غلطی نہ کرتے پیر میاں عبد الرسول کلام حضرت محبوب سبحانی فتوح الغیب میں اللہ اللہ ثم اللہ پترس از خدا (ترجمہ عبد الحی) تحذیر نہیں بن سکتی ہے مشکوۃ میں اس حدیث کی تفسیر میں اللہ اللہ سے مراد ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح وغیرہ لکھا ہے اللہ اللہ کرنے سے ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح ہی مطابق محاورات مراد ہو سکتی ہے ہاں احتمال کے طور پر تعاد اللہ فی المصائب بھی بن سکتا ہے یعنے یا اللہ یا اللہ جیسا کہ مصائب میں۔ مصائب کی قید پر ایسے مواقع میں یہ ذکر قریب ہے۔ اللہ یکھو ہو عبارۃ ندا اللہ للتقرب بذاتہ المتعال لکھ دیا یہ کہاں سے نقل کیا ہے پس اگر ندا اللہ للتقرب اس طریقہ سے ہوتی ہے تو اس کی سند کلام اللہ

یا کلام الرسول یا سنت صحابہ میں بتاؤ تاکہ سنت ہونا اس کا ثابت ہو۔ السنۃ تطلق علی قول الرسول وفعلہ وسکوتہ وعلی اقوال الصحابۃ وافعالہم ۱۲ نور الانوار السنۃ الطریقۃ المسلوکۃ فی الاسلام المنسوبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمان الصحابۃ العیاذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کب ایسا ذکر بے تعظیم اور بطور بدعت کیا ہے۔

(ق) ہمارے تازیانہ کا اثر ہے۔

(ج) بلکہ ہماری تقریر کا تم نقشبندیوں پر ۔۔۔۔ اثر ہے کہ تم نے تصور شیخ کا لفظ ہی چھوڑ دیا۔ اور فنا فی الشیخ اور رابطہ کے معنے اتباع شیخ کئے چنانچہ تم نے کونوا مع الصادقین کی تشریح ہم سے دریافت کی اور پھر ذکر بے تعظیم کی تاویل بندا للتقرب بھی تم نے ہم سے ہی حاصل کی کیونکہ تعظیم کی کوئی وجہ نہیں بن سکتی جب تک ندا یا حذف الجنس وغیرہ تاویلات نہ کی جاویں ورنہ تمہارے کتابوں میں اگر تصور شیخ کے یہ معنے جواب تم نے کئے ہیں ہوتے یا ذکر بے تعظیم مروج کی یہ تاویل ہوتی جو تم نے اب ذکر کی تو اس کی سند تم ضرور دیتے۔

(ق) ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ وحکم وحی نبوت جھوٹ محض ہے۔

(ج) یہ بدعت جو کہہ بھی ہو تم اس کو سنت الرسول ثابت نہیں کر سکتے اگر اسے امر اللہ کہو گے تو کیا یہ دعوی نبوت نہیں ہے اللہ تعالی کے مامورات اور احکام الٰہیہ تو بآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین الایہ اور لا نبی بعدی الحدیث اب آ نہیں سکتے پس یہ دعوے نبوت ہی ہے جو کذب محض ہے۔

(ق) مسیح قادیانی کا دعوے نبوت کرنا۔

(ج) ہم اس نبوت کے معنے وحی و الہام کرتے ہیں جو کہ الی یوم القیامہ جاری و ساری ہیں۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے لکن میں بھی نکتہ ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم الآیۃ سے بھی رسالت بروزی مراد ہے۔

(ق) مرزا قادیانی کے الہام اگر از قسم وحی الٰہی ہوتے تو وہ بھول نہ جاتے۔

(ج) پھر او ننسہا کے کیا معنے اور فلا تنسی الا ما شاء اللہ کا کیا مطلب۔

(ق) مرزا کے الہام من جانب اللہ ہوتے تو اس پر مشتبہ نہ رہتے۔

(ج) واخر متشابہات کا کیا مطلب۔

(ق) انگریزی وغیرہ زبانوں میں نہ ہوتے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسی زبان میں بھی الہام ہوا تھا۔

(ق) دینیات کے بارہ میں ہوتے۔

(ج) پیشگوئیوں میں یہ ضرورت نہیں ہے۔ سیغلبون فی بضع سنین الآیۃ۔ اس سے ماسوا عبد الرسول نے جو گالیاں دیں اور بدگوئی کا گند ظاہر کیا یہ اس کی صفائی قلب اور حسن اخلاق کا نمونہ ہے جو ناظرین پر مخفی نہیں ہمیں امام نے یہ نہیں سکھایا۔ ولا تسبوا فالسلام خیر الکلام

المجیب امام الدین المفیض از گولیکی

او قادیان والو!

قربان تمہارے جاؤں او قادیان والو
صدقے تمہارے جاؤں دار الامان والو
چھوٹا ہوں قافلہ سے منزل سے دور ہوں میں
مجھ کو بھی ساتھ لینا او کارواں والو
سنتا ہوں میں دعائیں مقبول ہیں تمہاری
حق میں میرے بھی کرنا دار الامان والو
ہو نور دین تم میں اور تم ہو نور دین میں
لب پر بھی ہے جاری او عالیشان والو
شاطر بھی ایک تم سا ہے احمدی بھائی پر
اسکو بھلا نہ دینا او قادیان والو

رسید زر

بابو غلام غوث صاحب نمبر ۷۹۹ — عہ/
سید شفیق الدین صاحب نمبر ۷۵۱ — عہ/
میاں محمد عبد الصمد صاحب نمبر ۱۶۹۱ — سے/
ماسٹر عبد العزیز صاحب — عہ/
میاں چراغ الدین صاحب — ہے/
محمد صادق شاہ صاحب نمبر ۲۱ — سے/
میاں محمد مقبول صاحب نمبر ۸۶۵ — عہ/
میاں نبی بخش صاحب بھیرہ نمبر ۲۰۷۹ — عہ/